خلاصۂ درس: ۴۰

- وہ فاعل اور مفعول جس کا حال واقع ہوتا ہے وہ **ذوالحال** کہلاتا ہے۔

✍ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے جیسے: آیات قرآنی وَ اِشْتَعَلَ اَلرَّأْسُ شَيْباً، وَ فَجَّرْنَا اَلْأَرْضَ عُيُوناً، وَ كَفَىٰ بِاللهِ نَصِيراً۔

- اصل یہ ہے کہ ذوالحال پہلے ہو اور حال بعد میں آئے لیکن اس کے برعکس حال کو مقدم کرنا بھی جائز ہے جیسے: ذَهَبَ مَاشِياً زَيْدٌ (زید پیدل گیا)۔

✍ دو مقام پر حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا لازم ہے:

اَ. جب ذوالحال نکرہ ہو جیسے جَائَنِي رَاكِباً رَجُلٌ. تاکہ حال، ذوالحال کی صفت ہونے سے مشتبہ نہ ہو جائے اس صورت میں جب ذوالحال بھی نصب کی حالت میں ہو جیسے: رَأَيتُ رَجُلاً رَاكِباً.

ب. جب ذوالحال إلاّ یا اس کے ہم معنی لفظ کے ذریعہ محصور فیہ واقع ہو جیسے: مَا جَاءَ رَاكِباً إلّا زَيْدٌ، اِنَّمَا جَاءَ رَاكِباً زَيْدٌ.

حال کی اقسام: حال کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی جملہ ہوتا ہے؛ جملۂ خبریہ اسمیہ جیسے: جَائَنِي زَيْدٌ وَ غُلَامُهُ رَاكِبٌ اور جملۂ خبریہ فعلیہ جیسے: جَائَنِي زَيْدٌ يَرْكَبُ غُلَامُهُ.

منصوبات میں سے ساتویں قسم: **تمیز**

تعریف: ایسا اسم نکرہ ہے جو کسی ذات (شخص یا چیز) یا نسبت سے ابہام کو دور کرتا ہے۔

✍ وہ تمیز جو ذات سے رفع ابہام کرتی ہے اس کی کئی صورتیں ہیں:

اَ. مقدار و کمیت سے رفع ابہام کرے؛ اب مقدار چاہے:

- گنتی ہو صراحت کے ساتھ جیسے: عِنْدِي عِشْرُونَ رَجُلاً یا بطور مبہم جیسے: كَمْ كِتَاباً عِنْدَكَ؟
- پیمانہ ہو جیسے: قَفِيزَانِ بُرّاً
- وزن ہو جیسے: مَنْوَانِ سَمْناً
- مساحت ہو جیسے: جَرِيبَانِ قُطْناً

ImamSadiq.tv